# سورة النور

## آيات ٥٨ - ٦١

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ
مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ
لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ
نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ
اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى
اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ
صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ
تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع

# سُورَةُ النُّور

آیات 64

مدنية

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

**اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے**

## شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 1-3)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 4-5)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 6-10)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 11-22)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 23-26)

## معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 27-29)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 30-31)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 32-34)

## نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 35-38)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 39-40)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 41-46)

## اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 47-54)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 55-57)

آیتِ استخلاف

## معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 58-61)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 62-63)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

## گذشتہ سبق (آیات 51-57)

- حقیقی مومن کا طرزِ عمل - اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے سامنے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا" کہنا
- محض بلند دعوے اور پختہ قسمیں ایمان کا ثبوت نہیں؛ اصل مطلوب معروف، مخلصانہ اور عملی اطاعت
- رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری پیغامِ حق پہنچا دینا - ہر شخص اپنے سپرد کیے گئے فرائض کی ادائیگی کا جوابدہ ہے
- نماز کے قیام، زکوۃ کی ادائیگی اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کی رحمت اور صالح اجتماعی نظام کی حفاظت ہوتی ہے

- قرآنِ کریم کی ایک جامع عظیم آیت ۔ آیتِ استخلاف :
  - جس میں ملتِ اسلامیہ کے لیے حکومتی، سیاسی، فکری اور نظریاتی سطح پر زبردست رہنمائی موجود ہے
  - ایمان، عملِ صالح، توحید، عدل، امن اور جوابدہی محض انفرادی اخلاقیات نہیں بلکہ صالح اجتماعی نظم اور درست حکمرانی کی بنیادیں ہیں ۔
  - امتدادِ زمانہ، سیاسی زوال، استعماری اثرات، موروثی حکومتوں اور ناقص تاریخی تعبیرات کے باعث مسلمانوں میں سیاست، حکومت اور خلافت کے بارے میں جو ناقص خیالات و نظریات رواج پا گئے، ان کی رہنمائی

# آیات ۵۸ - ٦١

## رکوع 8

یہ آیات اسلامی معاشرت کے اُن اہم گوشوں کو اجاگر کرتی ہیں جو گھریلو زندگی کی حدود، باہمی تعلقات اور سماجی ہم آہنگی سے تعلق رکھتے ہیں

- گھر میں داخلے کے لیے تین مخصوص اوقات (فجر سے پہلے، دوپہر کے قیلولے کے وقت، اور عشاء کے بعد) میں اجازت لینے کا حکم
- بڑی عمر کی خواتین کو پردے میں تخفیف (نرمی) کی رعایت
- معذور افراد (اندھے، لنگڑے اور بیمار) کو معاشرتی زندگی میں مکمل طور پر شامل کرنے کا اعلان
- مختلف خونی اور سسرالی رشتہ داروں (باپ، ماں، بھائی، بہن، چچا، چچی، ماموں، خالہ وغیرہ) کے گھروں میں بغیر تکلف کھانے کی اجازت تاکہ خاندانی رشتے مزید مضبوط ہوں
- گھر میں داخل ہوتے وقت "سلام" کرنے کے آداب کی تلقین

یہ آیات اسلامی معاشرے کا مکمل اور متوازن نظامِ زندگی کا ایک اہم جزو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ - چاہیے کہ اجازت طلب کریں تم سے وہ (لوگ جن کے)

لِ : لامِ امر

اردو میں : اذن، اذان، موذن

( ا ذ ن ) اِسْتَاْذَنَ يَسْتَاْذِنُ ، اِسْتِيْذَانٌ : اجازت طلب کرنا ( x )

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ - مالک بنے تمہارے دائیں ہاتھ

یعنی غلام اور باندیاں

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ - اور وہ لوگ (بھی) جو نہ پہنچے ہوں بلوغت کو

لَمْ : نہیں

بَلَغَ يَبْلُغُ ، بُلُوْغٌ پہنچنا

بَلَغَ الْحُلُمَ : سنِ بلوغت کو پہنچنا

یہ کنایۃً (Metonymically) تعبیر ہے

حُلُم : خواب دیکھنا، مراد ایسا خواب جو بلوغت کی علامت ہو

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ - تم میں سے تین مرتبہ (یعنی تین اوقات میں)

مَرّٰت : مَرَّةٌ کی جمع - دفعہ / مرتبہ / بار

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ - فجر کی نماز سے پہلے

حِيْن : وقت ( غیر معین وقت )

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ - اور جب تم اتار دیتے ہو اپنے کپڑے

وَضَعَ يَضَعُ ، وَضْعًا : ہٹانا، اتارنا، رکھ دینا

ثِيَاب : ثَوْب کی جمع - کپڑے

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ - دوپہر میں

الظَّهِيْرَة : دوپہر، دوپہر کی شدید گرمی کا وقت - قیلولہ کا وقت

وَمِنۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ ؕ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۵۸﴾

وَمِنۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ - اور عشاء کی نماز کے بعد

ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ - (یہ) تین پردے (خلوت کے اوقات) ہیں تمہارے لیے

عَوْرَات: عَوْرَةٌ کی جمع
- جسم کا وہ حصہ جسے چھپانا ضروری ہو
- خلوت اور پردے کی حالت

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ - نہیں ہے تم پر اور نہ ان پر کوئی گناہ

جُنَاحٌ : گناہ

بَعۡدَهُنَّ - ان کے بعد (یعنی ان اوقات کے علاوہ)

طَوّٰفُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ - بکثرت چکر لگانے (آنے جانے) والے ہیں تم پر

طَافَ يَطُوفُ ، طَوَافًا: چکر لگانا/گھومنا

طَوّٰفُوْن : طَوَافٌ کی جمع (صیغہ مبالغہ)
کثرت سے آنے جانے والے، بہت زیادہ چکر کاٹنے والے

بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ - تمہارے بعض، بعض پر

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان فرماتا ہے

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا (II)

لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ - تمہارے لیے (اپنی) آیتیں (احکام)

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ - اور اللہ خوب علم والا کمال حکمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ
ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، لازم ہے کہ تمہارے مملوک اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں: صبح کی نماز سے پہلے، اور دوپہر کو جبکہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو، اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں اِن کے بعد وہ بلا اجازت آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ اُن پر، تمہیں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنا ہی ہوتا ہے اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنے ارشادات کی توضیح کرتا ہے، اور وہ علیم و حکیم ہے

**Believers! At three times let those whom your right hands possess and those of your children who have not yet reached puberty ask leave of you before entering your quarters: before the Morning Prayer and when you take off your clothes at noon, and after the Night Prayer. These are the three times of privacy for you. If they come to you at other times then there is no sin for them nor for you, for you have to visit one another frequently. Thus does Allah clearly explain His directives to you. Allah is All- Knowing, All-Wise.**

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

## اسلامی معاشرت اور آدابِ خلوت

- اسلام انسانی زندگی کے بڑے احکام کے ساتھ روزمرہ آداب کو بھی منظّم کرتا اور انہیں اللہ کی اطاعت سے جوڑتا ہے۔
- یہ آیت سابقہ احکامِ استیذان وپردہ (27 تا 31) کی توضیح ہے اور گھریلو زندگی میں تدریجی تربیت کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے

## تین مخصوص اوقاتِ اجازت

- غلاموں، گھریلو خدمت گاروں اور نابالغ بچوں کو عام اوقات میں آمد ورفت کی اجازت ہے، مگر تین اوقات میں اجازت لینا لازم ہے۔ **پہلا وقت** فجر سے پہلے ہے، جب اہلِ خانہ نیند اور نجی لباس کی حالت میں ہو سکتے ہیں۔ **دوسرا وقت** دوپہر کے قیلولے کا ہے، جب گرمی کے باعث لوگ آرام کرتے اور اپنے بیرونی کپڑے اتار سکتے ہیں۔ **تیسرا وقت** نمازِ عشاء کے بعد ہے، جو سونے، آرام اور میاں بیوی کی نجی خلوت کا وقت ہوتا ہے۔
- ان اوقات کو ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ کہا گیا، کیونکہ ان میں ستر یا نجی حالت ظاہر ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔اس حکم کا مقصد اہلِ خانہ کو شرمندگی، اذیت اور اچانک خلوت میں مداخلت سے محفوظ رکھنا ہے۔
- **عام اوقات میں سہولت:** ان تین اوقات کے علاوہ گھر کے افراد باہمی معمولات کی وجہ سے بغیر اجازت آ جا سکتے ہیں، الا یہ کہ کسی خاص خلوت کی پیشگی اطلاع ہو۔
- **بچوں کی تربیت:** چونکہ نابالغ بچے خود شرعی مکلّف نہیں، اس لیے والدین اور مربیوں کی ذمہ داری ہے کہ انہیں اجازت لینے کے آداب سکھائیں اور پابندی کرائیں۔

وَ اِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ فَلۡيَسۡتَاۡذِنُوۡا كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اٰيٰتِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِىۡ

وَ اِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ - اور جب پہنچ جائیں بچے (بھی)

اَطْفَال : بچے (طِفْل کی جمع)

مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ - تم میں سے بلوغت کو

فَلۡيَسۡتَاۡذِنُوۡا - تو چاہیے کہ وہ اجازت مانگیں

لْ : لام امر

اِسْتَاْذَنَ .... اجازت طلب کرنا

كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِيۡنَ - جس طرح اجازت مانگی ان لوگوں نے

كَمَا : جس طرح، جیسے کہ، اسی طرح جیسے۔

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - جو اُن سے پہلے تھے

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اسی طرح اللہ کھول کھول کر بیان کرتا ہے

لَـكُمۡ اٰيٰتِهٖ - تمہارے لیے اپنی آیات

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ - اور اللہ خوب علم والا بہت حکمت والا ہے

وَ الۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ - اور عورتوں میں سے بیٹھ رہنے والیاں

اَلْقَوَاعِدُ بوڑھی عورتیں

ق ع د مادے میں بیٹھنا، رک جانا یا کسی سرگرمی سے پیچھے ہٹ جانے کے معنی

قَاعِدٌ : عمر رسیدہ عورت جو بڑھاپے کے باعث حیض، ولادت اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہو (قَوَاعِدُ اس کی جمع)

الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۶۰﴾

الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا - جو نکاح کی امید اور خواہش ہی نہ رکھتی ہوں

رَجَا یَرْجُوْ ، رَجَآءٌ : امید رکھنا

فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ - تو نہیں ہے ان پر کوئی گناہ

اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ - کہ وہ رکھ دیں اپنے کپڑے (یعنی اوڑھنیاں)

وَضَعَ یَضَعُ ، وَضْعًا: ہٹانا، بوجھ اتارنا، اتارنا

ثِیَاب : کپڑے (ثَوْب کی جمع)

غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ - بغیر نمایاں کرنے والیاں ہوتے ہوئے

تَبَرَّجَ یَتَبَرَّجُ ، تَبَرُّجًا : زینت ظاہر کرنا (۷)

مُتَبَرِّجَةٌ : زینت ظاہر کرنے والی۔ مُتَبَرِّجات اس کی جمع

غَیْرَ مُتَبَرِّجات اپنی زینت کی نمائش نہ کرنے والی

بِزِیْنَةٍ - زینت کو

وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ - اور یہ کہ وہ بچیں (اس سے)

( ع ف ف )

اِسْتَعَفَّ یَسْتَعِفُّ ، اِسْتِعْفَافٌ : بچنا (x)

اردو میں: عفت، عفیف، تعفف، استعفاف

خَیْرٌ لَّهُنَّ - (تو یہ) بہتر ہے انکے لیے

وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ - اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ
الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ
اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہے کہ اُسی طرح اجازت لیکر آیا کریں جس طرح اُن کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں اِس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے سامنے کھولتا ہے، اور وہ علیم و حکیم ہے

اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں، نکاح کی امیدوار نہ ہوں، وہ اگر اپنی چادریں اتار کر رکھ دیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو اُن کے حق میں اچھا ہے، اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

**And when your children attain puberty let them ask leave to come to you like their elders used to ask leave. Thus does Allah clearly explain to you His Signs. He is All-Knowing, All-Wise.**
**The women who are past their youth (and can no longer bear children) and do not look forward to marriage will incur no sin if they cast off their outer garments without displaying their adornment. But if they remain modest, that is still better for them. Allah is All-Hearing, All-Knowing.**

وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا
فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

## بلوغ کے بعد مکمل حکمِ اجازت

- آیت 59 میں حکم دیا گیا ہے کہ بچے جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو بالغ افراد کی طرح نجی مقامات میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لیں۔ آیت 58 میں نابالغ بچوں کو صرف تین مخصوص اوقات میں اجازت لینے کا پابند کیا گیا تھا، لیکن بلوغ کے بعد یہ رعایت ختم ہو جاتی ہے۔
- **حُلُم کا مفہوم:** بَلَغَ الْحُلُمَ سے مراد بلوغت کی عمر کو پہنچنا ہے، جب جسمانی تبدیلیوں کے ساتھ شعور اور صنفی معاملات کی آگاہی بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسی لیے بالغ بچے پر پردے، خلوت اور استیذان (اجازت) کے مکمل آداب لازم ہو جاتے ہیں
- **تربیتی حکمت:** والدین کو چاہیے کہ بچوں میں بلوغ سے پہلے ہی اجازت لینے اور دوسروں کی خلوت کا احترام کرنے کی عادت پیدا کریں۔ یہ تدریجی حکم بچوں کی عمر اور ذہنی نشوونما کے مطابق اسلامی تربیت کی حکمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علیم و حکیم ہونا بتاتا ہے کہ یہ احکام انسانی فطرت اور گھریلو پاکیزگی کے کامل علم پر مبنی ہیں
- **بوڑھی عورتوں کے لیے رخصت:** قَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ سے مراد وہ عمر رسیدہ عورتیں ہیں جن سے نکاح کی عمومی توقع باقی نہ رہی ہو۔ انہیں اپنے بعض بیرونی کپڑے، مثلاً اضافی چادر وغیرہ، اتارنے کی رخصت ہے؛ اس سے ستر کھولنا یا مکمل بے پردگی مراد نہیں۔ یہ اجازت اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ اپنے حسن، لباس، زیورات یا آرائش کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ اگر زینت دکھانے یا توجہ حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو اس رخصت سے فائدہ اٹھانا درست نہیں۔ اس کے باوجود پردے اور عفت کو برقرار رکھنا ان کے لیے زیادہ بہتر اور احتیاط کے قریب ہے؛ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ - نہیں ہے کوئی حرج اندھے پر

اَلۡاَعۡمٰى : عَمۡىٌ سے صفت مشبہ - اندھے

وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ - اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج

اَلۡاَعۡرَج : عَرۡجٌ سے صفت مشبہ - لنگڑے

وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ - اور نہ مریض پر کوئی حرج

وَّلَا عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ - اور نہ خود تم پر (کوئی حرج ہے)

اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ - کہ تم کھاؤ اپنے گھروں سے

بُيُوۡت : گھر (بَيۡتٌ کی جمع)

اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ - یا اپنے باپوں کے گھروں سے

اٰبَآءِ : باپ ( اَبٌ کی جمع )

اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ - یا اپنی ماؤں کے گھروں سے

اُمَّهَات : مائیں (اُمٌّ کی جمع)

اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ - یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے

اِخۡوَان : بھائی (اَخٌ کی جمع)

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ - یا اپنی بہنوں کے گھروں سے

اَخَوٰت : بہنیں (اُخْتٌ کی جمع)

اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ - یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے

اَعْمَام : عَمٌّ کی جمع - چچا

اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ - یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے

عَمّٰت : عَمَّةٌ کی جمع - پُھوپھیاں

اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ - یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے

اَخْوَال: خَالٌ کی جمع - ماموں

اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ - یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے

خَالَات : خَالَةٌ کی جمع - خالائیں

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ - یا (اس گھر سے) تم مالک ہوئے جس کی چابیوں کے

مَلَكَ يَمْلِكُ ، مِلْكًا : مالک بننا

مَفَاتِح : مِفْتَاحٌ کی جمع - چابیاں

اَوْ صَدِيْقِكُمْ - یا اپنے دوست (کے گھر سے)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ - نہیں ہے تم پر کوئی گناہ

اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا - یہ کہ تم کھاؤ اکٹھے

اَوۡ اَشۡتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُيُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝٦١

اَوۡ اَشۡتَاتًا - یا الگ الگ | شَتَّ يَشِتُّ ، شَتٌّ / شَتَاتٌ : متفرق، منتشر ہونا | أَشْتَاتًا : جَمِيعًا کی ضد ہے ( الگ الگ )

فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُيُوۡتًا - پھر جب تم داخل ہوا کرو گھروں میں

فَسَلِّمُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ - تو سلام کہو اپنے لوگوں پر | سَلَّمَ يُسَلِّمُ ، تَسْلِيْمًا : سلام کہنا ( II )

تَحِيَّةً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ - سلامتی کی دعا (جو مقرر ہے) اللہ کی طرف سے | تَحِيَّة : دعائے خیر، سلامتی کی دعا

مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً - بابرکت پاکیزہ ہے | مُبٰرَكَة : بابرکت، برکت والی | طَيِّبَةً : پاکیزہ

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اللہ | بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا ( II )

لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ - تمہارے لیے آیات

لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ - شاید تم عقل سے کام لو

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ
اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً
طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦١

کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا، یا لنگڑا، یا مریض (کسی کے گھر سے کھا لے) اور نہ تمہارے اوپر اِس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے، یا اپنی ماں نانی کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے، یا اپنی بہنوں کے گھروں سے، یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے، یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، دعائے خیر، اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی، بڑی بابرکت اور پاکیزہ اِس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے آیات بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لوگے

محمد اقبال

لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُيُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُيُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ

## آیت کا پس منظر اور بنیادی مقصد

- یہ آیت کریمہ (61) سابقہ احکامِ پردہ، استیذان (اجازت) اور حقوقُ العباد سے پیدا ہونے والی بعض غیر ضروری احتیاطوں اور غلط فہمیوں کی وضاحت کرتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ شرعی حدود کی پابندی سے خاندانی تعلقات، دوستی اور باہمی تعاون ختم نہ ہو جائیں

## معذور افراد سے رفعِ حرج

- نابینا، جسمانی معذوری رکھنے والے اور بیمار افراد پر ایسی معاشرتی یا دینی ذمہ داریوں میں تنگی نہیں جن کی ادائیگی ان کے لیے دشوار ہو۔ انہیں اس احساس میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے، کھانے یا ان کی مدد کرنے سے دوسرے لوگوں کو لازماً تکلیف ہو گی

## رشتہ داروں اور دوستوں کے ہاں کھانا

- اپنے والدین، بہن بھائیوں، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بے تکلف دوست یا ایسے گھر سے کھانا جائز ہے جس کی نگرانی اور چابیاں کسی کے سپرد ہوں۔ تاہم یہ اجازت مالک کی رضامندی، معروف باہمی تعلق اور عرف پر مبنی ہے؛ کسی کی ناپسندیدگی یا عدمِ اجازت کی صورت میں اس کا مال کھانا جائز نہیں۔

## تقویٰ میں غلو کی اصلاح

- صحابۂ کرامؓ حقوقُ العباد اور حلال و حرام کے معاملے میں اتنے محتاط ہو گئے تھے کہ بعض اوقات صریح اجازت کے باوجود کھانے سے گریز کرتے تھے۔ آیت نے واضح کیا کہ تقویٰ کا مطلب جائز سہولتوں کو حرام سمجھ لینا یا معذوروں اور محتاجوں کو خاندانی سہارے سے محروم کرنا نہیں۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۠ ﴿۶۱﴾

## مل کر یا الگ کھانا

- لوگ اجتماعی طور پر کھائیں یا الگ الگ، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ نہ اکیلے کھانا بذاتِ خود فضیلت ہے اور نہ کسی دوسرے کے ساتھ کھانا ہر حال میں لازم؛ اصل مطلوب موقع، ضرورت اور معاشرتی آداب کی رعایت ہے۔

## گھروں میں سلام کی تعلیم

- گھر میں داخل ہوتے وقت اہلِ خانہ کو سلام کرنا محض رسمی کلمات کہنا نہیں، بلکہ ان کے لیے سلامتی، رحمت اور برکت کی دعا کرنا ہے۔ قرآن نے اسے " تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً " قرار دیا، یعنی ایسی پاکیزہ اور بابرکت تحیت جو اللہ کی طرف سے سکھائی گئی ہے۔ سلام کے ذریعے داخل ہونے والا اپنے اہلِ خانہ کو یہ پیغام دیتا ہے کہ میری آمد محبت، امن اور خیر کے ساتھ ہے، نہ کہ سختی یا بے تکلف مداخلت کے ساتھ۔ اس سے احترام، اپنائیت اور قلبی سکون بڑھتا ہے، ناراضی اور اجنبیت کم ہوتی ہے

## آیتِ کریمہ (61) کا سبق

- اسلام معاشرتی زندگی میں نہ ایسی بے قید آزادی کی اجازت دیتا ہے جس سے دوسروں کی نجی زندگی اور حقوق متاثر ہوں، اور نہ ایسی سختی چاہتا ہے جو رشتہ داروں، دوستوں اور ضرورت مندوں کے باہمی تعلقات توڑ دے
- وہ حلال و حرام کی احتیاط کے ساتھ مالک کی رضامندی، معروف اجازت اور باہمی اعتماد کو ملحوظ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ معذور، بیمار اور محتاج افراد کو تنہائی یا احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کے بجائے انہیں خاندانی اور معاشرتی تعاون میں شریک رکھا جاتا ہے
- مل کر یا الگ کھانے، عزیزوں سے میل جول رکھنے اور گھروں میں سلام کے ساتھ داخل ہونے میں وسعت دی گئی ہے۔
- یوں اسلام حقوق کی حفاظت، انسانی سہولت، باہمی محبت اور حسنِ معاشرت کے درمیان ایک متوازن اور فطری نظام قائم کرتا ہے

# اضافی مواد

# Reference Material

## آیات 58-61 کے موضوعات اور اسلامی معاشرت

### 1. اسلام میں گھریلو خلوت (Domestic Privacy) اور حقِ رازداری

اسلام نے گھر کو محض رہائش گاہ نہیں بلکہ امن، سکون اور ستر کے تحفظ کی جگہ قرار دیا ہے۔ سورۃ النور کی آیات 27 تا 29 میں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت اور سلام کا حکم دیا گیا، جبکہ آیت 58 نے گھر کے اندر بھی تین مخصوص اوقاتِ خلوت میں بچوں اور زیرِ خدمت افراد کے لیے اجازت لینا ضروری قرار دیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین، میاں بیوی اور بچوں سمیت ہر فرد کی نجی جگہ اور آرام کے وقت کا احترام لازم ہے۔ کسی کے کمرے میں اچانک داخل ہونا، ذاتی سامان یا موبائل دیکھنا اور نجی گفتگو سننا، ای میل پڑھنا حقِ رازداری کے خلاف ہے۔ اسلام میں گھر میں دروازہ کھٹکھٹانا، جواب کا انتظار کرنا اور اجازت نہ ملنے پر واپس چلے جانا حسنِ معاشرت کا حصہ ہے۔ یوں استیذان (اجازت) انسان کو شرمندگی، بدگمانی اور نجی حالت کے غیر ارادی انکشاف سے محفوظ رکھتی ہے

### 2. بچوں میں حیا اور استیذان (اجازت حاصل کرنے) کی تدریجی تربیت

آیت 58 بچوں کی تربیت کا تدریجی طریقہ سکھاتی ہے۔ نابالغ بچوں کو فجر سے پہلے، دوپہر کے آرام کے وقت اور عشاء کے بعد اجازت لے کر داخل ہونے کی عادت ڈالی جائے، کیونکہ یہ اوقات اہلِ خانہ کی خلوت اور لباس میں بے تکلفی کے ہو سکتے ہیں۔

بچے اگرچہ شرعی طور پر مکمل مکلف نہیں ہوتے، لیکن ان کی تربیت والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہے۔ انہیں جسمانی حدود، خوابگاہ کے احترام، دروازہ کھٹکھٹانے اور جواب کا انتظار کرنے کی تعلیم محبت اور نرمی سے دی جائے۔ حیا کا مطلب بچوں کو خوف زدہ کرنا نہیں، بلکہ ان میں اپنے اور دوسروں کے جسم، عزت اور نجی زندگی کے احترام کا شعور پیدا کرنا ہے۔ بلوغت سے پہلے پیدا کی گئی یہی عادت بعد میں پاکیزہ کردار اور ذمہ دار معاشرتی رویّے کی بنیاد بنتی ہے۔

# آیات 58-61 کے موضوعات اور اسلامی معاشرت

### 3. بلوغت اور شرعی ذمہ داری

آیت 59 میں فرمایا گیا کہ بچے جب بَلَغَ الْحُلُمَ یعنی بلوغت کو پہنچ جائیں تو بالغ افراد کی طرح اجازت لیا کریں۔ بلوغت جسمانی تبدیلی کے ساتھ شرعی ذمہ داری کے آغاز کی علامت بھی ہے؛ اس کے بعد نماز، روزہ، ستر، حیا اور دیگر احکام کی پابندی لازم ہو جاتی ہے۔ بلوغ سے پہلے بچوں کو طہارت، عبادات اور جسمانی تبدیلیوں کے متعلق عمر کے مطابق پاکیزہ اور باوقار معلومات دی جانی چاہییں۔ والدین کی خاموشی یا سختی کے بجائے اعتماد، حکمت اور صحیح دینی رہنمائی زیادہ مؤثر ہے۔ بلوغ کے بعد بچے کو گھر کے ہر نجی مقام میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینی چاہیے، نہ کہ صرف ان تین اوقات میں۔ اس تدریجی نظام سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ذمہ داری عائد کرنے سے پہلے تربیت اور ذہنی تیاری کا اہتمام کرتا ہے۔

### 4. معذور افراد کی معاشرتی شمولیت (Disability Inclusion) اور رفعِ حرج

آیت 61 میں نابینا، جسمانی معذوری رکھنے والے اور بیمار افراد سے حرج دور کر کے انہیں خاندانی اور معاشرتی زندگی میں مکمل شرکت کا حق دیا گیا ہے۔ اسلام معذوری کو ذلت یا سماجی علیحدگی کا سبب نہیں بناتا، بلکہ ایسے افراد کی عزتِ نفس، سہولت اور تعاون کو اہمیت دیتا ہے۔ انہیں کھانے، ملاقاتوں اور تقریبات سے اس اندیشے پر الگ نہ کیا جائے کہ وہ دوسروں کے لیے بوجھ یا تکلیف کا باعث ہوں گے۔

**رفعِ حرج کا اصول** یہ سکھاتا ہے کہ جس ذمہ داری کی ادائیگی حقیقی مشقت کا باعث ہو، اس میں شریعت مناسب طور پر آسانی دیتی ہے۔ تاہم سہولت کا مطلب ان کی صلاحیتوں کو نظر انداز کرنا نہیں، بلکہ مناسب معاونت کے ساتھ انہیں خود مختاری اور شرکت کا موقع دینا ہے۔ اسلامی معاشرہ وہ ہے جس میں کمزور فرد بھی خود کو محترم، محفوظ اور جماعت کا مؤثر حصہ محسوس کرے

# آیات 58-61 کے موضوعات اور اسلامی معاشرت

## 5. قرآنی قانون سازی میں توضیح، تدریج اور حکمت

قرآنِ کریم محض قانونی دفعات کی کتاب نہیں، بلکہ انسان کے عقیدے، فکر، اخلاق اور عملی زندگی کی ہمہ گیر تربیت کرنے والی کتابِ ہدایت ہے۔ اس کی قانون سازی انسانی فطرت، معاشرتی حالات، لوگوں کی استعداد اور عملی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر پہلے ایک بنیادی اور عمومی اصول دیا جاتا ہے، پھر دوسری آیات میں اس کی تفصیل، حدود، شرائط، استثنائی صورتیں اور عملی طریقۂ کار واضح کیا جاتا ہے۔ اسی کو قرآن نے تبیینِ آیات سے تعبیر کیا ہے: كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ، یعنی اللہ اپنے احکام کو اس طرح کھول کر بیان کرتا ہے کہ انسان ان کا مقصد اور صحیح محلِ استعمال سمجھ سکے۔

**توضیح (Explanation) اور تفصیلِ احکام:** قرآن کہیں حکم کو مختصر اور اصولی انداز میں بیان کرتا ہے اور کہیں اس کی تفصیلات مہیا کرتا ہے۔ عبادات، نکاح و طلاق، وراثت، معاملات، معاشرتی آداب اور حدود سے متعلق احکام میں یہ اسلوب نمایاں ہے۔

مثال کے طور پر روزے کی فرضیت کے ساتھ مریض اور مسافر کو رخصت دی گئی اور اس کا مقصد بھی بتایا گیا: يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (البقرۃ: 185)۔ اسی طرح وراثت کے عمومی حق کو بیان کرنے کے بعد والدین، اولاد، میاں بیوی اور بہن بھائیوں کے حصے تفصیل سے مقرر کیے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی قانون محض حکم جاری نہیں کرتا، بلکہ حقوق کے تعین اور نزاع کے امکانات کو ختم کرنے کے لیے ضروری وضاحت بھی فراہم کرتا ہے

**تدریجی قانون سازی:** بعض گہری معاشرتی عادات کی اصلاح قرآن نے تدریج کے ساتھ کی۔ شراب کی حرمت اس کی سب سے معروف مثال ہے۔ پہلے اس کے گناہ کو فائدے سے بڑا قرار دیا گیا، پھر نشے کی حالت میں نماز سے روکا گیا.....

# آیات 58-61 کے موضوعات اور اسلامی معاشرت

## قرآنی قانون سازی میں توضیح، تدریج اور حکمت....

...آخرکار اسے شیطانی عمل قرار دے کر مکمل اجتناب کا حکم دیا گیا۔ اس تدریج کا مقصد احکام کو کمزور کرنا نہیں تھا، بلکہ لوگوں کے عقیدے، ارادے اور معاشرتی ماحول کو اس قابل بنانا تھا کہ وہ ایک راسخ عادت کو شعوری طور پر ترک کر سکیں۔ قرآن پہلے ایمان، آخرت کی جواب دہی، تقویٰ اور اطاعت کا شعور پیدا کرتا ہے، پھر انہی بنیادوں پر عملی احکام نافذ کرتا ہے۔

## عزیمت، رخصت اور رفعِ حرج

اسلامی شریعت (قرآن) میں اصل احکام کے ساتھ حقیقی ضرورت کے وقت رخصت بھی دی گئی ہے۔ بیماری، سفر، مجبوری، ضعف اور عدمِ استطاعت جیسے حالات میں احکام کی مناسب تخفیف اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ شریعت انسان کو ناقابل برداشت مشقت میں ڈالنے نہیں آئی۔ قرآن کہتا ہے: مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (الحج: 78) اور يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ (النساء: 28)۔ تاہم رخصت کا مقصد ذمہ داری سے فرار نہیں، بلکہ انسان کی حقیقی حالت کے مطابق حکم پر عمل کو ممکن بنانا ہے۔ یوں قرآنی قانون میں اصول کی حفاظت اور انسانی سہولت دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔

**قوانین کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت**: قرآن صرف ظاہری عمل کی اصلاح پر اکتفا نہیں کرتا، بلکہ نیت، تقویٰ، احساسِ جواب دہی اور باطنی پاکیزگی کو بھی قانون کا حصہ بناتا ہے۔ اسی لیے احکام کے ساتھ بار بار صبر، عدل، احسان، عفو، تقویٰ اور اللّٰہ کے علم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ قانونی حق حاصل ہونے کے باوجود کبھی عفو، صلح اور ایثار کو بہتر قرار دیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی قانون کا آخری مقصد صرف جرائم اور تنازعات کو روکنا نہیں، بلکہ ایسا انسان اور معاشرہ تشکیل دینا ہے جس میں لوگ محض سزا کے خوف سے نہیں بلکہ اللّٰہ کی رضا اور اخلاقی ذمہ داری کے احساس سے صحیح طرزِ عمل اختیار کریں۔

# آیات 58-61 کے موضوعات اور اسلامی معاشرت

## قرآنی قانون سازی میں توضیح، تدریج اور حکمت....

### اختتامی اسمائے الٰہی کی معنویت

قرآنی احکام کے آخر میں آنے والے الفاظ عَلِيمٌ حَكِيمٌ، سَمِيعٌ عَلِيمٌ، غَفُورٌ رَحِيمٌ اور لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ محض ادبی اختتام نہیں، بلکہ حکم کی حکمت سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ عَلِيمٌ بتاتا ہے کہ اللہ انسان کی ظاہر و باطن ضروریات سے مکمل واقف ہے، حَكِيمٌ واضح کرتا ہے کہ ہر حکم صحیح مقصد اور مناسب مقام پر رکھا گیا ہے، جبکہ سَمِيعٌ عَلِيمٌ انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اس کے الفاظ، نیتیں اور پوشیدہ رویے بھی اللہ کے علم میں ہیں۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ احکام کو بے معنی پابندیاں نہ سمجھیں، بلکہ ان کے اخلاقی، انفرادی اور اجتماعی فوائد پر غور کریں

- قرآنی قانون سازی میں اصول اور تفصیل، عزیمت اور رخصت، تدریج اور پختگی، قانون اور اخلاق ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ قرآن پہلے انسان کا ایمان اور ضمیر بیدار کرتا ہے، پھر حکم دیتا ہے، اس کی وضاحت کرتا ہے، حالات کے مطابق سہولت فراہم کرتا ہے اور اس کے پسِ پشت موجود حکمت پر غور کی دعوت دیتا ہے۔

اس نظام کا مقصد صرف قانون کا ظاہری نفاذ نہیں، بلکہ ایک ایسا متقی، باشعور اور ذمہ دار انسان تیار کرنا ہے جو اللہ کے احکام کو سمجھ کر، ان کی حکمت پر اعتماد کرتے ہوئے اور خوش دلی سے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

# قرآنِ کریم میں مذکور نسبی یا خونی رشتے

| لفظ ۔واحد | جمع | اردو معنی |
|---|---|---|
| أَبٌ | آبَاءٌ | باپ؛ بعض مواقع پر باپ دادا اور آباؤاجداد کے لیے بھی (زیادہ وسیع مفہوم) |
| أُمٌّ | أُمَّهَاتٌ | ماں؛ فقہی عموم میں دادی اور نانی بھی |
| وَالِدٌ | وَالِدُونَ / وَالِدِينَ | حقیقی والد، جن سے انسان پیدا ہوا |
| وَالِدَةٌ | وَالِدَاتٌ | حقیقی ماں، جنہوں نے بچے کو جنم دیا |
| اِبْنٌ | أَبْنَاءٌ/بَنُونَ/ بَنِينَ | بیٹا |
| بِنْتٌ | بَنَاتٌ | بیٹی |
| وَلَدٌ | أَوْلَادٌ | اولاد، بچہ؛ سیاق کے لحاظ سے بیٹا یا بیٹی |
| أَخٌ | إِخْوَةٌ، إِخْوَانٌ | إِخْوَة (نسبتی بھائیوں کے لیے)، إِخْوَان (بھائیوں یا دوستوں کے لیے، وسیع تر مفہوم) |
| أُخْتٌ | أَخَوَاتٌ | بہن |
| عَمٌّ | أَعْمَامٌ | چچا، یعنی والد کا بھائی |
| عَمَّةٌ | عَمَّاتٌ | پھوپھی، یعنی والد کی بہن |
| خَالٌ | أَخْوَالٌ | ماموں، یعنی والدہ کا بھائی |

# قرآنِ کریم میں مذکور نسبی یا خونی رشتے

| لفظ ۔واحد | جمع | اردو معنی |
|---|---|---|
| خَالَةٌ | خَالَاتٌ | خالہ، یعنی والدہ کی بہن |
| بِنْتُ الأَخِ | بَنَاتُ الأَخِ | بھائی کی بیٹی، بھتیجی |
| بِنْتُ الأُخْتِ | بَنَاتُ الأُخْتِ | بہن کی بیٹی، بھانجی |
| بِنْتُ العَمِّ | بَنَاتُ العَمِّ / الأَعْمَامِ | چچا کی بیٹی، چچازاد بہن |
| بِنْتُ العَمَّةِ | بَنَاتُ العَمَّاتِ | پھوپھی کی بیٹی، پھوپھی زاد بہن |
| بِنْتُ الخَالِ | بَنَاتُ الخَالِ / الأَخْوَالِ | ماموں کی بیٹی، ماموں زاد بہن |
| بِنْتُ الخَالَةِ | بَنَاتُ الخَالَاتِ | خالہ کی بیٹی، خالہ زاد بہن |
| جَدّ | أَجْدَاد | دادا/ نانا |
| عَقِبٌ | أَعْقَابٌ | کسی شخص کے بعد آنے والی نسل اور اولاد |
| عَشِيرَةٌ | عَشَائِرُ | قریبی خاندان، کنبہ یا خاندانی قبیلہ |
| حَفِيد | حَفَدَةٌ | پوتے، نواسے یا خدمت و معاونت کرنے والے |
| | | |

# قرآنِ کریم میں مذکور نسبی یا خونی رشتے

| لفظ -واحد | جمع | اردو معنی |
| --- | --- | --- |
| رَبِيْبَةٌ | رَبَائِبُ | رَابَّةٌ : وہ بیوی جو پہلے شوہر سے اپنی اولاد کی تربیت کر رہی ہو۔ایسی زیرِ تربیت اولاد کو ربیب اور رَبِيْبَة کہتے ہیں |
| الدّعیٌّ | أدعیآء | لے پالک، متبنیٰ، منہ بولا بیٹا- وہ جو اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف یا غیر قوم کی طرف منسوب کرے |
| كَلَالَةٌ | – | وہ میت جس کے نہ اولاد ہو اور نہ باپ۔اور لغوی لحاظ سے ایسی میت کے وارثوں کو بھی کلالہ کہتے ہیں، تاہم قرآن میں یہ لفظ پہلے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے |
| يَتِيْم | يَتَامٰى | وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی جس کا باپ مر گیا ہو۔مذکر و مؤنث دونوں کے لیے |
| | | |
| | | |